

باپ نے پانی کا کنکشن چوری کا لگایا، تو اولاد پانی استعمال کر سکتی ہے؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتویٰ نمبر: FAM-551

تاریخ اجراء: 20 ربیع الاول 1446ھ / 25 ستمبر 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میرے والد نے گھر میں چوری کے پانی کا کنکشن لگایا ہوا ہے، جس سے ہمارے گھر میں پینے کا پانی آتا ہے، جب میں چھوٹی تھی تو مجھے معلوم نہیں تھا، اب بڑی ہونے کے بعد جب مجھے معلوم ہوا ہے، تو میں نے اپنے والد کو کہا ہے کہ یہ چوری کا کنکشن ہٹا کر صحیح کنکشن لگائیں، مگر میرے بہت منع کرنے کے باوجود بھی میرے والد نہیں مان رہے ہیں، اب ایسی صورت میں کہ جب میرے گھر میں پینے کے پانی کا کوئی اور انتظام نہیں ہے اور مجھے مجبوری میں وہ پانی پینا پڑتا ہے، تو کیا اس صورت میں مجھ پر بھی گناہ ہوگا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورت مسئلہ میں آپ کے لیے اس پانی کا استعمال شرعاً حرام نہیں، کیونکہ پانی ایک قدرتی وسیلہ ہے جس میں عام عوام کا مشترکہ حق ہوتا ہے، البتہ گورنمنٹ کی طرف سے چونکہ عوام کو قانونی طریقہ سے پانی کے استعمال کا پابند کیا جاتا ہے تاکہ ایک منظم اور منصفانہ طریقے سے پانی کو استعمال کیا جاسکے اور عوام تک پانی پہنچانے میں ہونے والے اخراجات کو عوام سے ماہانہ طور پر وصول کیا جاسکے، لہذا غیر قانونی طریقے سے پانی کا یہ حصول خلاف قانون ہونے کی وجہ سے شرعاً بھی ناجائز و گناہ ہوگا، کیونکہ اس میں پکڑے جانے پر اپنے آپ کو ذلت و رسوائی پر پیش کرنا ہے جو کہ شرعاً جائز نہیں ہے، مگر ظاہر ہے کہ قانونی طریقے سے پانی کا حاصل کرنا گھر کے سربراہ کی ذمہ داری ہوتی ہے، لہذا آپ پر اس کا کوئی گناہ نہیں ہوگا، البتہ آپ کو چاہئے کہ آپ اپنی طاقت اور قدرت کے مطابق والد صاحب کو موقع بہ موقع سمجھاتی رہیں اور اس خلاف قانون کام سے باز آنے کی درخواست کرتی رہیں۔

غیر قانونی کام کا ارتکاب شرعاً بھی ناجائز ہے، چنانچہ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: ”کسی ایسے امر کا ارتکاب جو قانوناً ناجائز ہو اور جرم کی حد تک پہنچے شرعاً بھی ناجائز ہو گا کہ ایسی بات کے لیے جرم قانونی کا مرتکب ہو کر اپنے آپ کو سزا اور ذلت کے لئے پیش کرنا شرعاً بھی روا نہیں۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 20، صفحہ 192، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: ”ازالہ منکر پر قدرت نہ ہو تو زبان سے منع کر دے اور اس میں بھی فتنہ و فساد ہو تو دل سے بُرا جانے، پھر اُن کے فعل کا اس سے مطالبہ نہیں، قال اللہ تعالیٰ ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰی﴾ (کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ ت) و قال اللہ تعالیٰ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَن ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ اے اہل ایمان! تم پر اپنی جان لازم ہے تمہیں کوئی گمراہ نقصان نہیں پہنچا سکتا جبکہ تم ہدایت یافتہ ہو۔ وقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أضعف الإيمان“ تم میں سے جب کوئی بُرائی دیکھے، تو ہاتھ سے اُسے روکنے کی کوشش کرے اور اگر اس کی طاقت نہیں رکھتا تو زبان سے منع کرے اور اگر اس پر بھی قادر نہ ہو، تو دل سے بُرا جانے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 5، صفحہ 406، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم



Dar-ul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.fatwaqa.com



[daruliftaahlesunnat](https://www.facebook.com/daruliftaahlesunnat)



[DaruliftaAhlesunnat](https://www.youtube.com/DaruliftaAhlesunnat)



[Dar-ul-ifta AhleSunnat](https://play.google.com/store/apps/details?id=com.daruliftaahlesunnat)



feedback@daruliftaahlesunnat.net